مقدس آگسٹین

تحریر وتحقیق - یونس فرانس

☆

اے خداوند تو نے ہمیں اپنے لئے خلق کیا ہے۔
اور ہمارے دل تب تک بے سکون و بے قرار رہتے ہیں۔
جب تک تجھ میں سکون نہیں پاتے۔
اعترافات؛ ۲۴۵؛ باب ا

مقدس آگسٹین اپنی شہرہ آفاق سوانحِ حیات اعترافات کا آغاز مندرجہ بالا الفاظ میں کرتے ہیں۔ یہ الفاظ مقدس آگسٹین کی دنیاوی زندگی کے عمیق مطالعہ ومشاہدہ، روحانی وایمانی کیفیات وتجربات، علمی وادبی تخلیقات اور حکمت ودانائی کا نچوڑ ہیں۔

اعترافات بنیادی طور پر مقدس آگسٹین کی زندگی کے سفر میں پیش آنے والی اُن دنیاوی رکاوٹوں اور مراحل کا تذکرہ ہے۔ جن سے گزر کر وہ ایمانی وروحانی منزل تک پہنچے۔

اعترافات ۳۹۴-۴۰۰ کے درمیان لاطینی زبان میں لکھی گئی۔ اعترافات کو مغربی مسیحیت میں پہلی سوانحِ حیات کا درجہ حاصل ہے۔ یہ محض ایک سوانحِ حیات ہی نہیں۔ بلکہ اس میں وہ اپنی اوائل جوانی کی بے راہ روی، گناہ آلود زندگی، ذہنی اور روحانی کشمکش، کیفیات، تجربات اور جدوجہد کا بڑی بے باکی سے تذکرہ کرتے ہیں۔ جہاں ایک طرف وہ اپنی گناہ آلود زندگی پر پچھتاوے کی داستاں بیان کرتے ہیں تو دوسری طرف اُن لمحات کا نہایت خوبصورتی سے ذکر کرتے ہیں جب انہوں نے پہلی بار خداوند کی محبت اور شفقت کا تجربہ کیا۔ اور ان کی زندگی ہمیشہ کے لئے تبدیل ہوگئی۔ اور ان کی روحانی اور ذہنی جستجو آسودہء منزل ہوئی۔

اُن کی زندگی اس حقیقت کی بہترین مثال ہے۔ کہ قلبی، ذہنی اور روحانی سکون دنیا میں اگر کوئی عطا کر سکتا ہے۔ تو وہ صرف خدا کی ذات ہے۔ جوں جوں انسان اس کی قربت میں آگے بڑھتا ہے اس کے لئے

سکون واطمنان کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔

مقدس آگسٹین ۱۳نومبر۳۵۴ میں تاگستے کے مقام پر پیدا ہوئے۔اور ۲۸ اگست ۴۳۰ میں ۷۵ برس کی عمر میں انتقال کر گئے۔

ان کی ماں مونیکا نہایت نیک سیرت مسیحی خاتون تھیں۔جبکہ ان کا باپ پتریس غیر مسیحی تھا۔ پتریس نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنے بستر مرگ پر بپتسمہ لیا۔

مقدس آگسٹین کا شمار کلیسا کے نامور ابتدائی فلسفیوں اور ماہرالہیات میں ہوتا ہے۔علم الہیات کے مختلف موضوعات پر اپنی تخلیقی خدمات کی وجہ سے انہیں اہم مقام حاصل ہے۔

ان کی زندگی پر افلاطونی نظریات، ارسطو کے فلسفے اور مقدس امبروز کی روحانیت نے انمٹ نقوش چھوڑے۔

ان کی مشہور زمانہ کتب:

☆ شہرخدا

☆ مسیحی عقائد اور

☆ اعترافات ہیں۔

اعترافات کو مسیحی الٰہیات اور روحانی ادب میں خاص مقام حاصل ہے۔ان کی اس تخلیق کو سوانح عمری لکھنے والوں کے لئے قابل تقلید سمجھا جاتا ہے۔ اِس کے علاوہ انہوں نے

☆ پاک تثلیث

☆ موروثی گناہ

☆ آزاد مشیت (مرضی)

☆ ساکرامنٹوں

☆ الٰہی صفات اور

☆ تقدیر

جیسے موضوعات پر بھی نہایت مفصل اور مدلل اظہار خیال کیا جو آنے والے مصنفین کے لئے مشعل راہ بنا۔

مقدس آگسٹین اوائل جوانی سے ہی قلبی سکون واطمینان کی تلاش میں تھے۔لیکن ان کی اس جستجو کا محور دنیاوی شان وشوکت، انسانی حسن و جمال اور عشقِ مجازی تھا۔لیکن جب انہیں ان دنیاوی علوم، مذہبی روایات اور عقیدوں میں ذہنی اور روحانی سکون نہ ملا تو انہوں نے مسیحیت کی طرف رجوع کیا۔مقدس آگسٹین نے ۳۸۶ میں خداوند یسوع مسیح کو قبول کیا۔اور ۳۱ برس کی عمر میں بپتسمہ لیا۔

۳۹۱ میں ان کی کاہنانہ مخصوصیت ہوئی۔ ۳۹۵ میں معاون بشپ اور دوسال کے اندر وہ ہپو کے بشپ مقرر ہوئے۔

اکثر کہا جاتا ہے کہ ان کے جیون میں یہ زندگی بخش تبدیلی اس کی ماں کی دعاؤں کا نتیجہ تھی۔مقدس آگسٹین کی ماں نہایت پاک اور خوب سیرت عورت تھی اس کی زندگی کی اہم ترین خواہش تھی کہ اس کا بیٹا خداوند کی طرف رجوع کرے اور اپنے علوم، تعلیم وتربیت اور خدا داد ذہانت کو خداوند کے جلال کے لئے استعمال کرے۔بالآخر اس کی دعائیں رنگ لائیں اور اس کے بیٹے نے اپنی زندگی خداوند کے نام کردی۔

مقدس آگسٹین اپنی تبدیلی حیات اور مسیحیت میں اپنے ایمانی سفر کا بیان یوں کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے ایک بچے کو یوں کہتے سنا۔ اٹھ اور پڑھ- میں نے بائبل مقدس کھولی اور یہ حوالہ میری آنکھوں کے سامنے آیا۔

رات بہُت گُزر گئی اور دِن نِکلنے والا ہے۔
پَس ہم تاریکی کے کاموں کو ترک کر کے روشنی کے ہتھیار باندھ لیں۔
جَیسا دِن کو دستُور ہے شایستگی سے چلیں نہ کہ ناچ رنگ اور نشہ بازی سے۔
نہ زنا کاری اور شہوت پرستی سے اور نہ جھگڑے اور حسد سے۔
بلکہ خُداوند یِسُوع مسِیح کو پہن لو اور جِسم کی خواہشوں کے لِئے تدبِیریں نہ کرو۔

رومیوں ۱۳ باب ۱۲-۱۴

وہ کہتے ہیں کہ میں یہ آیات پڑھتے ہی رک گیا اور اس سے آگے نہیں پڑھ سکا اور نہ ہی پڑھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔کیونکہ یہ پڑھتے ہی کلام کی روشنی میری روح کے نہاں خانوں تک کچھ یوں پہنچی کہ

میرے دل سے تمام شکوک وشبہات اور بے یقینی اور بے ایمانی کے بادل چھٹ گئے۔ اور یک لخت میری روح کی آنکھیں کھل گئیں۔

مقدس آگسٹین اپنی سوانح حیات میں اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ جسمانی، ذہنی اور روحانی سکون و اطمینان کے لیے انہوں نے اپنی زندگی میں مختلف مکتبہ ہائے فکر کا بغور مطالعہ کیا۔ سکون کی جستجو میں انہوں نے مذہبی عقائد اور روایات کو بخوبی پرکھا۔ لیکن انہیں کہیں بھی سکون نہ ملا۔ اسی سکون و قرار کی تلاش میں انہوں نے دنیاوی عیش وعشرت اور عشق و عاشقی کی طرف بھی رجوع کیا لیکن پھر بھی ان کی روح کی تشنگی نہ بجھ سکی۔

مقدس آگسٹین کہتے ہیں کہ میں نے افلاطون کے ساتھ ساتھ بہت سے نامور دانشوروں اور دانشمندوں کی تحریروں کا مطالعہ کیا ہے۔ اور انہیں بہت خوبصورت اور بامعنی پایا۔ لیکن میں نے ان میں سے کسی کو یہ کہتے نہیں سنا۔

اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہُوئے لوگو سب میرے پاس آو۔
مَیں تُم کو آرام دُوں گا۔ میرا جُوا اپنے اُوپر اُٹھا لو اور مُجھ سے سیکھو۔
کیونکہ مَیں حلیم ہُوں اور دِل کا فروتن۔
تو تُمہاری جانیں آرام پائیں گی۔
کیونکہ میرا جُوا مُلائم ہے اور میرا بوجھ ہلکا۔
متی ۱۱: ۲۸-۳۰

جب ساری جستجو اور تگ و دو کے بعد بھی ان کے دل کو کہیں قرار اور ان کی روح کو کہیں سکوں نہ ملا تو ان کو یہ احساس ہوا۔ کہ حقیقی سکون و اطمینان روح کا قرار اور جسم کی راحت کا راز صرف خداوند کی ذات پر توکل، عبادت و بندگی، ایمان و تیقن، اس سے پیار و محبت اور اس کی حمد و ثنا میں پنہاں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

ہمارا وجود خداوند کی ذات کا مرحون منت ہے۔
کیونکہ اس نے ہمیں بڑی مہارت سے اپنی شبیہ پر خلق کیا ہے۔
وہ ہمارے دلوں کے راز اور ہماری روح کی تڑپ کو بخوبی جانتا ہے۔
وہ ہمارے وسوسوں، ہماری پریشانیوں۔ بےقراریوں، بے چینیوں، گھبراہٹوں سے بخوبی واقف ہے۔
اس لئے وہی ان سب کو دور کر کے ہمارے دلوں کو قرار اور روح کی تشنگی کو مٹا سکتا ہے۔
کیونکہ خالق اپنی مخلوق کی رگ رگ سے واقف ہوتا ہے۔

بالآخر جب مقدس آگسٹین کو خداوند میں حقیقی سکون واطمینان ملتا ہے تو اس کی روح کچھ یوں گنگنا اٹھتی ہے۔

اے حسن اول وآخر
اے منبع ءعشق ومحبت
مجھے کیوں اتنی دیر لگی تجھے اپنا بنانے میں
تیری محبت اپنانے میں

تو مکیں تھا میرے دل کے اندر
اور میں تجھ سے رہا سدا غافل
تو مجھ میں تھا اور میں تجھ کو
ڈھونڈ رہا تھا اور کہیں
دلفریب اور فانی چیزوں میں
وجود ہے جن کا بس تجھ سے
اور بن تیرے جو کچھ بھی نہیں۔

تو مجھ میں تھا
اور میں تجھ سے تھا ناواقف
میں گم تھا دنیاوی چمک دمک میں
جو چمک دمک بس تجھ سے تھی
اور بن تیرے کچھ بھی نہ تھی۔

پھر تو نے مجھے پکارا یوں
میری آنکھوں سے پردہ اتارا یوں
میری روح کی آنکھیں کھل گئیں
تیرے نور سے میرے زندگی کی
سب سیاہیاں دھل گئیں

تیری خوشبو میرے بدن میں پھیلی یوں
کہ میری ہر اک سانس سے
تیری ہی مہک آنے لگی
برسوں سے میری پیاسی روح
گن تیرے ہی گانے لگی۔

جب سے میں نے دیکھا ہے تجھ کو
بس تیری ہی آس لگی ہے
میرے تن من میں اب اے خدا
تیری ہی پیاس جگی ہے

تیرے اک لمس سے دل کو میرے
اک عجب قرار ملا ہے
تیری قربت میں اے میرے خدا
روح کو میری نکھار ملا ہے۔

☆

مقدس آگسٹین کے سارے مطالعہ اور علم و تجربات کا نچوڑ یہ تھا۔ کہ اگر ہم حقیقی سکون چاہتے ہیں تو یہ صرف ہمیں خداوند کی ذات میں ہی مل سکتا ہے۔

دنیاوی چمک دمک، عیش وعشرت اور مال و دولت کے پیچھے بھاگنا صرف وقت کا زیاں ہے اور کچھ نہیں۔ مقدس آگسٹین کہتے ہیں کہ دنیاوی شان وشوکت اور دنیاوی علوم انسان کو مقام، شہرت اور مرتبہ تو دلا سکتے ہیں لیکن ذہنی اور روحانی سکون نہیں۔

ہم مقدس آگسٹین کی زندگی سے یہ سیکھ سکتے ہیں۔ کہ حقیقی سکون صرف خداوند کی ذات میں ہی ہے۔ مقدس آگسٹن کی زندگی ان لوگوں کے لیے پیغامِ امیدِ نو ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی ماضی کی غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں کی وجہ سے خداوند کی رحمت، شفقت و محبت اور معافی کے دروازے ان کے لئے مستقل بند ہو چکے ہیں۔

مقدس آگسٹین اس حقیقت کی یاد دلاتے ہیں کہ خداوند اپنی معافی کے دروازے کسی کے لئے کبھی بھی بند نہیں کرتا۔ بلکہ جب بھی کوئی شخص پشیماں دل سے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے خداوند کی طرف رجوع کرتا اور معافی مانگتا ہے۔ وہ سکون و قرار کے دروازے اس کے لئے کھول دیتا ہے کیونکہ:

خُداوند رَحیم اور کرِیم ہے۔
قہر کرنے میں دِھیما اور شفقت میں غنی۔
وہ سدا جِھڑکتا نہ رہے گا۔
وہ ہمیشہ غضب ناک نہ رہے گا۔
اُس نے ہمارے گُناہوں کے مُوافِق ہم سے سلُوک نہیں کِیا
اور ہماری بدکارِیوں کے مُطابِق ہم کو بدلہ نہیں دِیا۔
کیونکہ جِس قدر آسمان زمِین سے بُلند ہے
اُسی قدر اُس کی شفقت اُن پر ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔
جَیسے پُورب پچّھم سے دُور ہے
وَیسے ہی اُس نے ہماری خطائیں ہم سے دُور کر دِیں
جَیسے باپ اپنے بیٹوں پر ترس کھاتا ہے
وَیسے ہی خُداوند اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے۔
زبور ۱۰۳:۸-۱۳

☆☆☆

مقدس آگستین سے منسوب چند اقوالِ زریں۔

خدا مجھے یوں پیار کرتا ہے
جیسے میرے علاوہ اس دنیا میں اس کے لئے اور کوئی ہے ہی نہیں۔

☆

غرور انسان کو شیطان
اور حلیمی انسان کو فرشتہ بنا دیتی ہے۔

☆

گنہگار سے پیار
اور گناہ سے نفرت کرو۔

☆

نیکو کار انسان غلام ہو کر بھی آزادا
ور بدکار آزاد ہو کر بھی غلام رہتا ہے

☆

خدا کی فطرت نجات دینا ہے نہ کہ ہلاک کرنا۔
اس لئے وہ گنہگار کے ساتھ ہمیشہ صبر سے کام لیتا ہے
اور اُسے اپنی روشیں تبدیل کرنے کا ہر ممکن موقع دیتا ہے۔

☆

خدا کی محبت میں گرفتار ہونا، حسین ترین رومانوی تجربہ،
اُس کی جستجو سب سے بڑی مہم جوئی،
اور اُسے پالینا انسانیت کی عظیم ترین کامیابی ہے۔

☆

دنیا ایک کتاب کی مانند ہے۔
جو کبھی رختِ سفر نہیں باندھتے
وہ زندگی بھر ایک ہی صفحہ پر اٹکے رہتے ہیں۔

☆

پرسکوں زندگی کا راز خدا کے ساتھ چلنے،
خدا کے لئے جینے اور خدا سے پیوستہ رہنے میں ہے

☆

اے خداوند میری روح ایک چھوٹے سے گھر کی مانند ہے۔
جو تیری بے بہا محبت کے لئے نہایت چھوٹا ہے۔
تو اسے اپنے فضل سے کشادہ کر دے۔
یہ گھر بہت خستہ حال ہے۔
تو اپنی رحمت سے اس کی تزئین و آرائش کر دے۔
میں اپنی زندگی کی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے بخوبی واقف ہوں۔
تو اپنی شفقت سے انہیں دور کر دے۔
کیونکہ بس تو ہی ہے
جو میری زندگی کو کاملیت عطا کر سکتا ہے۔

☆

اے خداوند مجھے ہمیشہ اپنے پروں کے سائے تلے چھپائے رکھ۔
بچپن میں ہماری ہدایت کر، اور بڑھاپے میں ہمارا سہارا بن۔
کیونکہ تیری ہدایت سب ہدایات سے افضل،
اور تیرا سہارا سب سہاروں سے اعلیٰ ہے۔

☆

تحریر و تحقیق
یونس فرانس

☆